بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۶ | ہفتہ ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ، ۹ شہادت ۱۳۶۲ ہش، ۹ اپریل ۱۹۸۳ء | نمبر ۸۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۶ شہادت/اپریل۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"طبیعت میں معمولی بہتری ہے"

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا کرے آمین۔

عزیزم طیب حسین متعلم ایف ایس سی کو کل سے بندش پیشاب کی تکلیف ہے۔ علاج کے لیے فیصل آباد لے گئے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے
(احمد حسین خوشنویس فیکٹری ایریا ربوہ)

ضروری اعلان برائے جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء مطابق ۱۳۶۲ ہش کے پروگرام کے واسطے احباب جماعت نظارت ہذا کو ۲۰ اپریل تک ایسے عناوین بھجوا دیں جن پر ان کے خیال میں تقاریر ہونی چاہئیں۔
(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

جماعت احمدیہ کی ۶۴ ویں مجلسِ مشاورت کے دوسرے اور تیسرے دن کی کارروائی

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۶ لاکھ روپے کا اضافہ

قسط نمبر ۴

جماعت احمدیہ کی چونسٹھویں مجلس مشاورت کے دوسرے روز ۲ اپریل ۱۹۸۳ء کو سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی سفارشات پر بحث مکمل ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ کی ہدایت پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر ضلع کراچی کو حضور ایدہ اللہ کے معاون کے طور پر حضور کے پہلو میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

حضور کے ارشاد پر سب کمیٹی بجٹ صدر انجمن احمدیہ بابت ۶۳-۱۳۶۲ ہش ۸۴-۱۹۸۳ء کے صدر مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر ساہیوال نے سب کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے ۲ کروڑ ۶ لاکھ ۱۴ ہزار ۸ سو دس روپے آمد و خرچ کا بجٹ پیش کیا۔ انہوں نے سب کمیٹی کی رپورٹ میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نتیجے میں امسال بجٹ میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندے شرح کے مطابق دینے کی جو تحریک فرمائی ہے اس کی وجہ سے امسال آمد کے بجٹ میں ۵۶ لاکھ روپیہ زیادہ رکھا گیا ہے

کمیٹی کے صدر صاحب نے حضور کے ارشاد پر تفصیل سے بتایا کہ یہ اضافی رقوم کہاں کہاں خرچ کی جا رہی ہیں۔

رپورٹ پیش ہونے کے بعد اس روز سہ پہر کے اجلاس کا وقت ختم ہونے کو تھا۔ اس لیے حضور نے فرمایا کہ اس بجٹ پر عمومی بحث کے لیے ابھی صرف نام لکھا دیئے جائیں۔ بحث کل ہو۔ چنانچہ عمومی بحث میں حصہ لینے والوں نے نام لکھا دیئے اس طرح سے دوسرے روز یعنی ۲ اپریل ۱۹۸۳ء کی کارروائی ختم ہوئی۔

تیسرا اور آخری روز

مجلس مشاورت کے تیسرے اور آخری روز یعنی ۳ اپریل ۱۹۸۳ء کو کارروائی کا آغاز نو بجکر چھ منٹ پر حضور ایدہ کی تشریف آوری کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب آف سرگودھا نے کی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور کے ارشاد پر محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر ضلع کراچی حضور کی معاونت کرنے کے لیے سٹیج پر آئے اور اس سب کمیٹی کی کارروائی کے اختتام تک حضور کے پہلو میں بیٹھنے اور حضور کا ہاتھ بٹانے کا شرف حاصل کیا۔

بجٹ صدر انجمن پر مندرجہ ذیل احباب نے اپنا مشورہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔

۱۔ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب لاہور۔ ۲۔ مکرم احتجاج علی زبیری صاحب اٹک۔ ۳۔ مکرم عبداللطیف کشکوہی صاحب لاہور۔ ۴۔ مکرم میجر (ریٹائرڈ) سید سعید احمد صاحب ۵۔ مکرم شریف احمد صاحب باگپور۔ ۶۔ مکرم حافظ فرقان محمد صاحب ڈیرہ غازی خان۔

۷۔ مکرم ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی۔

عمومی بحث کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہاں تک نئی مالی تحریکات کرنے کا تعلق ہے یہ ضروری ہے کہ پہلے موجودہ مالی حالات کو درست کیا جائے۔ اس سلسلے میں اوّلیت اس امر کو حاصل ہے کہ سارے احمدی پوری شرح سے لازمی چندے دینے شروع کر دیں۔ حضور نے فرمایا اللہ کے فضل سے اس تحریک نے غیر معمولی مقبولیت حاصل کی ہے تمام دنیا سے اس بارے میں حوصلہ افزا اطلاعات موصول ہو رہی ہیں بعض ملکوں میں چندہ دگنا بعض جگہ تین گنا ہو گیا ہے۔ اس لیے پہلے کمزوروں کو ساتھ ملانا ضروری ہے۔

حضور نے فرمایا دوسرا مسئلہ نادہندگان کو شامل کرنا ہے تاکہ مالی تحریکات کا سارا بوجھ صفِ اوّل پر ہی نہ پڑے ورنہ ایک ایسا وقت آجاتا ہے کہ بڑا اثر پڑتا ہے اور اس کا ردِ عمل اگلی نسلوں پر پڑتا ہے۔ اس لیے فوری طور پر کوئی نئی تحریک نہیں کی گئی۔

حضور نے مزید فرمایا کہ جو وعدہ مومن پہلے کر چکا ہو اس کو پورا کیے بغیر کوئی نیا وعدہ کرنا درست نہیں۔ اس ضمن میں حضور نے صد سالہ جوبلی فنڈ کے بارے میں جماعت کے وعدہ اور وصولی کا ذکر فرمایا۔ اور بتایا کہ وعدوں کے مقابلے پر وصولی کی رفتار بہت سست ہے۔ حضور کے ارشاد پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے صد سالہ جوبلی فنڈ کے بارے میں مختلف شہروں اور ملکوں کی وصولی کی تفصیل بتائی انہوں نے بتایا پاکستان کی جماعتوں کی وصولی سو فیصد ہونی چاہیے تھی لیکن ابھی صرف ۲۱ بز وصولی ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا اب یہ کتنی بڑی ذمہ داری ادا ہونے والی باقی ہے اس کو نظر انداز کر کے نئی تحریکات شروع کرنا مناسب نہیں۔ بجٹ شائع ہونے کے بارے میں حضور نے بعض مشکلات کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ احباب جب بھی معلومات حاصل کرنا چاہیں منگوا سکتے ہیں۔

حضور کے ارشاد پر جب اس بجٹ پر رائے شماری کروائی گئی تو مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر اس بجٹ کو منظور کرنے کی سفارش کی۔

(باقی)

پیارے آقا کی مصروفیات

۲۹ مارچ تا ۴ اپریل ۱۹۸۳ء

جماعت احمدیہ کے ایک کروڑ کے لگ بھگ افراد کے محبوب اور پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کی زبردست تائید و نصرت کے جلو میں دن رات اہم خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔

۲۹ مارچ سے ۴ اپریل تک کے عرصے میں حضور انور کی خدمت میں ۶۷۷ خطوط موصول ہوئے جن میں سے ۴۸۶ خطوط ممالک بیرونِ پاکستان سے آئے اور ۱۹۱ خطوط دفتری نوعیت کے تھے۔ اس عرصہ میں حضور نے مجموعی طور پر ۳۰۲۵ خطوط کے جواب دیئے۔ جن میں سے ۴۱۰ خطوط حضور کے دستخط سے روانہ کیے گئے اور ۲۱۵ خطوط کے جوابات پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے حضور کی ہدایات کی روشنی میں دیئے ان میں سے ۴۴۷ خطوط مختلف جماعتی اداروں کی طرف حضور کی طرف سے بھجوائے گئے جو مختلف اہم معاملات کے بارے میں حضور کی طرف سے استفسارات پر مبنی تھے۔

ان ایام میں یکم دو اور تین اپریل کو مجلس مشاورت کی وجہ سے عمومی ملاقاتیں نہیں ہوئیں۔ تاہم حضور دن بھر مشاورت کے کام میں مصروف رہنے کے بعد رات کو نمائندگان کو شرف ملاقات عطا کرتے رہے۔

ان ایام میں مجموعی طور پر حضور نے ۵۳۰ احباب و خواتین کو ملاقات کا شرف بخشا۔ ان میں ۱۶ احباب نے بمعہ اہل و عیال ملاقات کی۔ اس تعداد میں ۳۰ کے قریب مہمان

باقی صفحہ پر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ر جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

۹ر شہادت ۱۳۶۲ہش

اسلام کی سچائی کو ظاہر کرنے والے دو بنیادی پہلو

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اسلامی تعلیم پر پورے طور پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں میں اس کا عملی نمونہ پیش کریں۔ یہ عملی نمونہ پیش نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اللہ اور رسولؐ کی کامل فرمانبرداری اختیار کر کے اپنی ہستی پر پورا پورا انقلاب وارد نہ کریں۔ مراد یہ کہ وہ بالکل نئے انسان بن جائیں۔ حتیٰ کہ دوسروں کو بھی محسوس ہو کہ ہم میں اور ان میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

(البقرہ آیت ۲۰۹)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم سب کے سب کامل فرمانبرداری (کے دائرہ) میں آجاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

دوسری بات اللہ تعالےٰ نے مومنوں کے یہ ذہن نشین کرائی ہے کہ یہ حکم تمہیں صرف تمہارے اپنے فائدہ کے لئے نہیں دیا گیا ہے بلکہ اس کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ تم کامل فرمانبرداری اختیار کر کے اور اپنے آپ کو جملہ اسلامی اوصاف سے پورے طور پر متصف کر کے داعی الی اللہ بنو۔ یعنی دوسروں کو خدا کی طرف بلاؤ اور اس طرح دوسروں کو بھی اللہ اور رسولؐ کی کامل فرمانبرداری کے دائرہ کے اندر لاؤ اور انہیں بھی اُن جملہ اسلامی اوصاف سے متصف کرو جن سے تم متصف ہو۔ اسی لئے اس نے اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے والے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ تم (سب سے) بہتر امت ہو جسے لوگوں کے (فائدے کے) لئے پیدا کیا گیا ہے (اسی لئے) تم (دوسروں کو) نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔

یہی وجہ ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے اور پھر داعی الی اللہ بن کر دوسروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے والے مومنوں کو اللہ تعالےٰ نے یاد دلایا ہے کہ ان کا یہ طرز عمل اس کی نگاہ میں بہت ہی پسندیدہ ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

(حٰمٓ السجدہ آیت ۳۴)

ترجمہ:۔ اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور ایمان کے مطابق عمل کرتا (اور اسلام کا خود اپنی زندگی میں عملی نمونہ پیش کرتا) ہے اور کہتا ہے میں خود فرمانبرداروں میں سے ہوں (اس لئے آؤ تم بھی میری طرح اللہ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرو)

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مومنوں پر دو فرض عائد کئے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ اللہ اور رسولؐ کی کامل فرمانبرداری اختیار کر کے اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں۔ دوسرے یہ کہ وہ داعی الی اللہ بنیں۔ یعنی دوسروں تک اسلام کا پیغام پہنچائیں اور اپنا عملی نمونہ پیش کر کے انہیں بھی اپنی ہی طرح اللہ اور رسولؐ کا کامل فرمانبردار بنائیں اور اپنی ہی طرح ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور اس راہ میں جو قربانیاں بھی انہیں کرنی پڑیں ان سے دریغ نہ کریں۔

چونکہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احیاء اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ نے اپنے متبعین کو یہ دونوں فرائض یاد دلا کر اور اپنی خداداد قوت قدسیہ کی مدد سے ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر کے انہیں صحیح معنوں میں داعی الی اللہ بنانے کا فریضہ نہایت شان سے ادا فرمایا۔ آپ نے بار بار انہیں ان کے یہ دونوں فرائض یاد دلائے اور ان میں اسلام پر عمل پیرا ہونے اور دوسروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی ایسی روح پھونکی کہ وہ صحیح معنوں میں داعی الی اللہ بنے بغیر نہ رہے۔ مثال کے طور پر آپ نے ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو اپنے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے جو معرکۃ الآرا تقریر ارشاد فرمائی اس میں بھی انہیں ان کے یہ دو فرائض بطور خاص یاد دلائے۔ آپ نے فرمایا:۔

"اسلام کی حفاظت اور سچائی ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلاؤ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۳)

دوسرے پہلو پر عمل درآمد کے لئے ضروری ہے کہ اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے والے مومن مالی و جانی قربانیاں پیش کرنے سے دریغ نہ کریں تاکہ اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلایا جا سکے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دوسرے پہلو پر عمل درآمد کے اس ناگزیر تقاضے کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"اس پہلو (یعنی اسلام کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلانے کی جدوجہد) میں مالی ضرورتوں اور امداد کی حاجت ہے اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی ضرورتیں پیش آئی تھیں۔ صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ ایسے وقتوں پر بعض ان میں سے اپنا سارا ہی مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیتے۔ اور بعض نے آدھا دے دیا۔ اور اس طرح جہاں تک کسی سے ہو سکتا فرق نہ کرتا۔ مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے ہاتھ میں بجز خشک باتوں کے اور کچھ بھی نہیں رکھتے اور جنہیں نفسانیت اور خود غرضی سے کوئی نجات نہیں ملی اور حقیقی خدا کا چہرہ ان پر ظاہر نہیں ہوا، وہ اپنے مذاہب کی اشاعت کی خاطر ہزاروں لاکھوں روپیہ دے دیتے ہیں اور ان میں سے اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں۔ عیسائیوں میں دیکھا ہے کہ بعض عورتوں نے دس دس لاکھ کی وصیت کر دی ہے۔ پھر مسلمانوں کے لئے کس قدر شرم کی بات ہے کہ وہ اسلام کے لئے کچھ بھی کرنا نہیں چاہتے یا نہیں کرتے۔ مگر خدا تعالےٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کے روشن چہرہ پر سے حجاب جو پڑا ہوا ہے دور کر دے اور اسی غرض کے لئے اس نے مجھے بھیجا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲۳)

حضور علیہ السلام کے اس ارشاد سے یہ امر واضح ہے کہ اسلام کی حفاظت اور اس کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے اور اس کی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پھیلانے کی دہری ذمہ داری اس زمانہ میں ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔ اور ہمارا یہ بنیادی فرض قرار دیا گیا ہے کہ ہم ان دونوں پہلوؤں پر کما حقہ عمل پیرا ہوں اور اس ضمن میں ہم سے جن مالی اور جانی قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے۔ اسے پورے انشراح اور بشاشت قلب سے نسلاً بعد نسلٍ پورا کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی پہلے سے بڑھ کر توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ ہی عطا فرماتا رہے۔ آمین

ہمارا عہد

"ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے" ہمارا عہد ہے۔

پہلے لازمی چندہ جات ادا فرمائیے۔ پھر دیگر ضروریات کے بارہ میں سوچئے۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ بنگلہ دیش کا ساٹھواں جلسہ سالانہ

تین ہزار کے لگ بھگ افراد کی شمولیت ═══ مرکزی وفد کی شمولیت

مرتبہ :- مکرم احمد صادق محمود صاحب ۔ مربی سلسلہ مقیم ڈھاکہ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کا ساٹھواں سالانہ جلسہ جو دورِ خلافت الرابعہ میں بنگلہ دیش جماعت احمدیہ کا پہلا سالانہ جلسہ تھا مورخہ ۴، ۵، ۶ مارچ ۱۹۸۳ء بروز جمعہ ہفتہ و اتوار کو دار التبلیغ نمبر ۱ بخشی بازار روڈ ڈھاکہ میں منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ ہمارے اس روحانی اجتماع میں ملک بھر میں پھیلی ہوئی جماعتوں سے تین ہزار کے لگ بھگ صرف احمدی نمائندے ہی شامل نہیں ہوئے بلکہ غیر از جماعت دوست بھی بکثرت تھے۔

یہ امر نہایت خوشی و شادمانی کا باعث تھا کہ امسال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت عنایت و منظوری کے بموجب ایک مرکزی وفد جو محترم مرزا عبد الحق صاحب (امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب) محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) و محترم مولوی محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پر مشتمل تھا۔ جلسہ میں شمولیت کی غرض سے یکم مارچ کو ڈھاکہ پہنچا جنہیں ائرپورٹ پر محترم امیر صاحب بنگلہ دیش اور ان کی مجلس عاملہ کے ممبران اور بہت سے احباب (انصار و خدام و اطفال) نے بڑی گرمجوشی اور دلی محبت سے استقبال کیا۔ ان بزرگوں کی جلسہ میں شمولیت اور حقائق و معارف سے لبریز تقاریر احباب جماعت کے علم و ایمان میں بڑی تازگی و نئی زندگی پیدا کرنے کی موجب ہوئیں۔ ان کے علاوہ اس سہ روزہ جلسے میں منعقد ہونے والے پانچ اجلاسوں میں مقامی اہل علم احباب و مربیان سلسلہ نے بھی اہم دینی عنوانات پر پُر مغز و مؤثر تقاریر کیں۔

۴ مارچ کو نماز جمعہ محترم مرزا عبد الحق صاحب نے پڑھائی اور ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں موصوف نے اقامت الصلوٰۃ اور حق فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کی طرف دلنشیں انداز میں توجہ دلائی نیز جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کی تحریک بھی کی۔

بعد ازاں ٹھیک اڑھائی بجے دار التبلیغ کے احاطہ کے اندر ہماری سہ منزلہ مسجد کی دائیں طرف شامیانوں سے مزین وسیع میدان میں سالانہ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی سلیم اللہ صاحب نے کی پھر حبیب اللہ صاحب نے خوش الحانی سے درثمین سے کلامِ حضرت مسیح موعودؑ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے اس روحانی جلسہ کے پاک مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کی تکمیل کے لئے احباب کو تلقین کی نیز انہوں نے اپنے خطاب میں گزشتہ سال ہونے والے دو اہم واقعات یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے سانحہ ارتحال اور پھر قیام خلافت رابعہ کی یاد تازہ کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بے حد شفقت و روحانی توجہ و قبولیت دعا و ہدایات کے بموجب اسلام و احمدیت کی بے پایاں ترقی کے حامل بے شمار کاموں میں سے ڈھاکہ میں سہ منزلہ مسجد و گیسٹ ہاؤس کی تعمیر جس کی بنیاد حضرت مصلح موعود کے عہد مبارک میں ۱۹۶۳ء میں رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے نتیجہ میں ۱۹۷۱ء میں پایہ تکمیل تک پہنچنے کے ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں تائید و نصرت کے نزول اور اسلام و احمدیت کی غیر معمولی ترقی و وسعت کے تسلسل کا ذکر کیا۔ اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی پھر جلسہ کمیٹی کے چیئرمین جناب وزیر علی صاحب نے حاضرین جلسہ کو خوش آمدید کہتے ہوئے سالانہ جلسہ کی حرمت و عظمت اور اس کے متعلق چند اہم تربیتی و اصلاحی امور کے بارہ میں حضور کے ایک خطبہ میں سے جس کا بنگلہ ترجمہ حال ہی میں رسالہ احمدی (بزبان بنگلہ) میں شائع ہوا تھا پڑھ کر سنائے جن کو حاضرین جلسہ نے بہت توجہ سے سنا۔ اس کے بعد چھپے ہوئے پروگرام کے مطابق فضائل قرآن امن و جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ، حضرت مسیح موعودؑ اور خدمت قرآن اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا حالیہ سفر یورپ کے عنوانات پر علی الترتیب مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ، مکرم جناب حبیب اللہ صاحب نیشنل ٹائپ بنگلہ دیش مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم مولوی عبد العزیز صادق صاحب مربی سلسلہ اور محترم مولوی محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے مؤثر تقاریر کیں۔ آخر الذکر فاضل مقرر نے جن کو حالیہ سفر یورپ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ وفد میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی تھی آٹھ ملکوں کے تبلیغی و تربیتی سفر کے دوران حضور کی غیر معمولی مصروفیات اور اہم کارناموں سے متعلق اپنے مشاہدات و ذاتی تاثرات بیان کئے جن کو سامعین نے بہت دلچسپی و انہماک سے سنا اس اجلاس کے معاً بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ گاہ میں باجماعت ادا کی گئیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو افراد نے بیعت نظام پر کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی الحمد للہ۔

مورخہ ۵ مارچ کو ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے صبح پروگرام کے مطابق مکرم جناب مقبول احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ (شہر) کی صدارت میں جلسہ کا اجلاس دوم تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرم عبد العزیز صادق صاحب نے کی اور مولوی سلیم اللہ صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد ذکر حبیب اور نظام خلافت اور اس کی برکات کے موضوعات علی الترتیب مکرم جناب غلام احمد خان صاحب (امیر جماعت احمدیہ چٹاگانگ) اور محترم مرزا عبد الحق صاحب (امیر جماعت ہائے پنجاب) نے پُر مغز و ایمان افروز تقاریر فرمائیں۔ اس کے بعد جناب کوثر احمد صاحب نے کلام محمود سے خوش الحانی نظم پڑھ کر سنائی بعدہٗ اقامت الصلوٰۃ و دعا کی اہمیت، غیبت و بدظنی کے نقصانات اور موعود اقوام عالم کے عنوانات کو علی الترتیب مکرم مولوی سید اعجاز احمد صاحب (ریٹائرڈ مربی سلسلہ) مکرم جناب عبد الرحمٰن صاحب بھٹیاں (ناظم اعلیٰ بنگلہ دیش مجلس انصار اللہ) اور الحاج احمد توفیق چودھری صاحب نے مدلل و مؤثر تقاریر کیں اس کے بعد دو نکاح پڑھے گئے جو خاکسار مربی سلسلہ ڈھاکہ احمد صادق محمود نے پڑھے۔

مورخہ ۵ مارچ کو بعد ادائیگی نماز ظہر و عصر ٹھیک اڑھائی بجے بصدارت مکرم جناب غلام احمد خان صاحب (امیر چٹاگانگ شہر) جلسے کے تیسرے اجلاس کا آغاز ہوا مکرم چودھری علی قاسم خان صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم نور الحق صاحب کی نظم خوانی کے بعد خوندکار صلاح الدین صاحب نے وفات مسیحؑ پر مدلل تقریر کی پھر محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد) نے نبوت محمدیہ کا دائمی فیضان کے موضوع پر نہایت سلیس و عام فہم انداز میں ایک مؤثر تقریر فرمائی اور اس میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائمی فیضان کے ثبوت میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت اور جماعت احمدیہ کے قیام کے متعلق تفصیل سے ذکر کیا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود اور سیرۃ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے عنوانوں پر علی الترتیب خاکسار احمد صادق محمود مربی سلسلہ اور مکرم مولوی محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مدلل و مؤثر تقاریر کیں۔ محترم صدر صاحب نے اپنی ذاتی مشاہدات کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سیرت کے مختلف پہلو اور غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر آپ کے متعدد کارنامے دلچسپ انداز میں بیان کئے اس کے بعد جلسہ گاہ میں نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کی گئیں اور پھر بنگلہ دیش انصار اللہ کے ناظم اعلیٰ کا انتخاب بصدارت امیر مرکزی وفد عمل میں آیا۔

مورخہ ۶ مارچ کو صبح آٹھ بجے تا دس بجے مجلس خدام الاحمدیہ کا خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے خصوصی خطاب کیا پھر طے شدہ پروگرام کے مطابق ٹھیک ساڑھے دس بجے جناب شمس الرحمٰن صاحب (پریذیڈنٹ سندربن جماعت) کی صدارت میں جلسے کے چوتھے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی عبد العزیز صاحب کی تلاوت قرآن پاک اور جناب ایس ایم حبیب اللہ صاحب کی نظم خوانی کے بعد تربیت اولاد، بدرسوم و بدعات کے خلاف جہاد اسلامی پردہ اور اسلام کا اقتصادی نظام کے موضوعات پر علی الترتیب مکرم چوہدری علی قاسم خان صاحب (سیکرٹری اصلاح وارشاد بنگلہ دیش انجمن احمدیہ)، جناب مطیع الرحمٰن صاحب (پریذیڈنٹ پٹواکھالی جماعت)، الحاج ڈاکٹر عبد الصمد خان چودھری صاحب (نائب امیر بنگلہ دیش انجمن احمدیہ) اور الحاج جناب مبارک علی صاحب نے ٹھوس و دلچسپ تقاریر کیں۔

اختتامی اجلاس

بعد ادائیگی نماز ظہر و عصر ٹھیک اڑھائی بجے بصدارت محترم مولوی محمد صاحب امیر بنگلہ دیش انجمن احمدیہ جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ خاکسار احمد صادق محمود کی تلاوت قرآن پاک اور جناب مظہر الحق صاحب کی نظم خوانی کے بعد پہلی تقریر صد سالہ جوبلی منصوبہ کے موضوع پر مکرم نذیر احمد صاحب بھٹیاں نے کی اس کے بعد محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب نے جماعت احمدیہ کے امتیازات کے موضوع پر ایک مدلل و مؤثر تقریر فرمائی جو سامعین نے ایک خاص دلچسپی و انہماک کے ساتھ سنی اور دلنشیں انداز میں تفصیل سے بیان کردہ احمدیت کے روشن امتیازات کو سمجھتے اور محسوس کرتے ہوئے ان میں ایک مسرت و انبساط کی کیفیت کی لہر دوڑ گئی۔ اس کے بعد مالی قربانی کے موضوع پر مکرم اے۔ کے ایم رضاء الکریم صاحب (سیکرٹری مال بنگلہ دیش انجمن احمدیہ) نے تقریر کی۔ بعدہٗ محترم مرزا عبد الحق صاحب نے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے موضوع پر عام فہم انداز میں ایک پر معارف تقریر فرمائی۔ جو سامعین کے دلوں میں بالیدگی و رقت کی کیفیت پیدا کر رہی تھی۔ اس کے بعد محترم مولوی محمد صاحب امیر بنگلہ دیش جماعت نے اپنی صدارتی و اختتامی تقریر میں جلسہ کے بحسن و خوبی تکمیل تک پہنچنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات شکر پیش کئے اور تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ خصوصاً ان انصار و خدام و اطفال کا بھی جنہوں نے رات دن انتھک محنت اور قربانی کر کے جلسہ کے انتظامات میں بے لوث خدمت کی اور مالی اور جانی ہر رنگ میں قربانی پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان سب کے لئے خصوصاً دعا کی تحریک کرنے کے بعد آپ نے حیاۃ آخرت کے بارہ میں نہایت دلنشیں انداز میں مدلل طور گہری روشنی ڈالتے ہوئے روح و جسم کے باہمی تعلق کو واضح کر کے احباب کو ایمان و اعمال صالحہ کے میدان میں بڑے زور سے قدم بڑھانے کے لئے ابھارا۔ انہوں نے حکومت و انتظامیہ کا بھی خاص طور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے امن کی فضا کو قائم رکھتے ہوئے اس روحانی اجتماع کے منعقد ہونے میں امداد و تعاون فرمایا۔

اس کے بعد تین نکاحوں کا اعلان ہوا بعدہٗ بہت سے احباب کی طرف سے پیش کی گئی دعائی درخواستیں سیکرٹری جلسہ کمیٹی مکرم رضاء الکریم صاحب نے پڑھ کر سنائیں۔ پھر ایک پُر سوز اجتماعی دعا کے ساتھ جو محترم مرزا عبدالحق صاحب نے کرائی۔ بنگلہ دیش جماعت ہائے احمدیہ کا ۶۰ واں سالانہ جلسہ حد درجہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ

کہ یہاں کے اخبارات نے بھی ہمارے جلسہ کے متعلق نہایت اچھے الفاظ میں ذکر کیا مثلاً۔ اخبار روزنامہ "دیشک بنگلہ" جو یہاں کا مقتدر اور کثیر الاشاعت اخبار ہے نے لکھا۔

"مذہب اور انسانی عقل و دانش کے باہمی ربط و تعلق کے نتیجہ ہیں۔ انسانی زندگی معنویت کی صحیح حامل ہو کر ابھرتی ہے اور معاشرے سے ہر قسم کا دکھ درد غربت پسماندگی، بے چینی اور بدامنی دور ہو سکتی ہے۔ یہ ہیں وہ بدخیالات جن کا اظہار بنگلہ دیش انجمن احمدیہ کے ۶۰ ویں سالانہ جلسہ میں مختلف مقررین نے کیا۔

انجمن احمدیہ کا سہ روزہ سالانہ جلسہ ۴ مارچ کو انجمن احمدیہ کے مرکز ۴ بخشی بازار روڈ میں بنگلہ دیش انجمن احمدیہ کے امیر جناب مولوی محمد صاحب کے اختتامی خطاب اور دعا سے شروع ہوا جس میں جماعت کے چیدہ چیدہ علماء و بزرگان نے دین اسلام، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت و تعلیمات، احمدیہ تحریک اور حیاۃ انسانی کے مختلف حالات و مسائل پر روشنی ڈالی۔ ملک کے مختلف اطراف سے کثیر تعداد میں احمدی نمائندگان نے اس جلسہ میں شرکت کی۔

اتوار کی شام کو غلبۂ اسلام، عالمی امن، ملکی سلامتی اور معاشرہ میں سکھ اور امن و فلاح کے قیام کے لئے اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔"

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس جلسہ اور ان تمام مساعی کو قبول فرمائے اور یہاں کے رہنے والوں کے لئے ہدایت اور برکت کا موجب کرے اور ہم سب کو اپنے فضل سے نوازے آمین

نماز خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک چلنا ہوگا سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دُوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے جس نے نماز ترک کی وہ کہاں پہنچے گا اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا ہے یا اُسے دل کی تسکین آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرضِ زوال میں آئی ہے وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا۔ جب سے اُسے ترک کر دیا وہ خود متروک ہو گئے ہیں۔ درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوا ہوتا ہے۔

نماز میں کیا ہوتا ہے یہی کہ عرض کرتا ہے۔ التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس کی عرض کو بھی اچھی طرح سنتا ہے پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے اور گذارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے۔ نماز کا یہی حال ہے خدا کے آگے سربسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کا جواب دے کر تسلی دیتا ہے بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے؟ ہرگز نہیں اور پھر جن کا خدا ہی ایسا نہیں وہ بھی گئے گذرے ہیں ان کا کیا دین اور کیا ایمان ہے وہ کس امید پر اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں۔

ہمارے زمانہ میں جو سوال پیش ہو کہ کیا وجوہات ہیں جن سے اسلام کو زوال آیا اور پھر وہ کیا ذریعے ہیں جن سے اس کی ترقی کی راہ نکل سکتی ہے اس کے مختلف قسم کے لوگوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق جواب دئے مگر سچا جواب یہی ہے کہ قرآن کو ترک کرنے سے تنزل آیا اور اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے سے ہی اس کی حالت سنور جائے گی" ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۵۵ ایڈیشن

(مرسلہ نظارت اصلاح ارشاد ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (منیجر الفضل)

سر ڈھانپنے کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ایم اے سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی

الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۸۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک تقریر چھپی ہے۔ جسمیں حضور نے عمومی طور پر سر ڈھانپنے یعنی پگڑی یا ٹوپی وغیرہ سر پر پہننے کو اسلامی شعار اور معاشرے کا ایسا حصہ قرار دیا ہے۔ جسکی پابندی نہایت ضروری ہے چنانچہ حضور نے فرمایا۔

"ابھی میری نظر نے جب ہال کا سرسری جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ (اکثر حاضرین) کے سر ننگے ہیں اور ٹوپیوں کی عادت نہیں..... ٹوپی کے بغیر ننگے سر اٹھنے بیٹھنے کو شاید آپ ایک چھوٹی سی بات سمجھتے ہوں گے مگر یہ چھوٹی بات نہیں ہے یہ بہت بڑی بات ہے کیونکہ حقیقت میں وہ قومیں جنہوں نے انقلاب برپا کرنا ہوتا ہے ان کو بچپن ہی سے کچھ نہ کچھ انقلابی شان اختیار کرنی پڑتی ہے یہ پختہ کردار کی علامت ہے کہ انسان یہ سمجھے کہ زمانہ کی رو جس طرف چلے گی یہ ضروری نہیں کہ ہم بھی اس طرف چلیں..... پس احمدی نوجوان کو ہمیشہ ٹوپی پہننے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور یہ بات اپنے شعار میں داخل کرنی چاہیئے۔ اسلامی تہذیب کا جو تصور ہمارے ملک میں پایا جاتا ہے وہ مغربی تہذیب کے تصور سے بالکل برعکس ہے وہاں سر ننگا کرنا ادب اور تہذیب کی نشانی سمجھا جاتا ہے یہاں بالکل الٹ معاملہ ہے۔ سر پر ٹوپی پہننا اور سر کو ڈھانپنا یہ احمدی نوجوان کی ہمیشہ سے عادت چلی آرہی ہے اور یہ چیز آپ کو ان کی سوسائٹی سے ممتاز کرتی ہے"

"پس ان امور کی طرف آپ توجہ کریں آپ کو کوئی نہ کوئی امتیازی کردار اختیار کرنا پڑیگا اور وہ کردار آپ کی حفاظت کریگا اور باقی لوگوں سے آپ کو الگ کر کے دکھائیگا۔ اس کے نتیجہ میں گو آپ کو طعنے بھی سننے پڑیں گے آپ کو ذلیل بھی کیا جائیگا مگر یہ ساری چیزیں آپ کے فائدہ کی ہیں اس کے نتیجہ میں آپ کے اندر عظمت کردار پیدا ہوگی۔ سر ڈھانپ کر پھریں گے تو پتہ لگے گا کہ یہ احمدی نوجوان ہیں ان پر دوسری تہذیب کا قطعاً کوئی اثر نہیں یہ آزاد مرد ہیں ان کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ دنیا کیا کہتی ہے اور کیا نہیں کہتی" (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۸۳ء)

پس جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے اسلامی معاشرے کی بنیادی روایات اور سیدنا و مولانا حضرت سرور کائنات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے خلفاء راشدین اور مقدس صحابہؓ اور کبارِ امت کا بھی ہر زمانہ میں یہی عمل اور امت کو یہی ہدایت رہی ہے کہ عمومی طور پر سر ڈھانپنا اور ڈھانپ کر ہی مجالس و محافل اور مساجد میں جانا ہمیشہ اسلامی معاشرے اور اسلامی سوسائٹی اور تہذیب و تمدن کا جزو قرار دیا جائے اور اس شعار کو عزت و احترام کی علامت اور وقار کا معیار سمجھا گیا ہے۔

پگڑی اور ٹوپی پہننا اسلامی شعار ہے

(حدیث)

چنانچہ سیدنا و مولانا حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سر ڈھانپنے کو اسلامی معاشرے کا جزو قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

اِنَّ الْفَرْقَ مَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ

کہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان ایک فرق یہ بھی ہے کہ ہم پگڑیاں ٹوپیوں پر پہنتے ہیں اور مشرک لوگ ایسا نہیں کرتے۔ یعنی پگڑیاں یا ٹوپی پہننا اسلامی معاشرے کی علامت ہے جبکہ مشرکوں کی سوسائٹی اور معاشرے میں اس امر کو ملحوظ رکھنا ضروری خیال نہیں کیا جاتا ورنہ اگر سر ننگا رکھنا اسلامی معاشرے میں قابل اعتراض نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ ہم میں اور مشرکوں میں یہ فرق ہے کہ وہ پگڑیاں اور ٹوپیاں پہنتے ہیں اور ہم مسلمانوں کیلئے ایسا کرنا ضروری نہیں بلکہ ہم سر ننگے بھی رہ سکتے ہیں پس سر ڈھانپنا نہ صرف نماز میں اور مسجد میں ضروری ہے بلکہ یہ ایک ایسا شعارِ اسلامی ہے جو مسلم معاشرے کا جزو ہے اور عزت و احترام اور وقار اور تہذیب کی علامت ہے

(ملاحظہ ہو ترمذی جلد ۱ باب اللباس)

نماز میں سر ڈھانپنا ضروری ہے

اس موقعہ پر یہ امر بھی تفصیلی طور پر واضح کر دینا نہایت ضروری ہے کہ نماز پڑھتے وقت اور خصوصاً مسجد میں نماز پڑھتے وقت ایک مسلمان کیلئے خواہ وہ بوڑھا ہو یا جوان سر ڈھانپنا واجب اور نہایت ضروری ہے اور سر کو ننگا رکھنے کیلئے کوئی وجہ جواز نہیں ہے سوائے اس کے کہ شدید غربت یا کسی بیماری یا اور کسی اشد مجبوری کی وجہ سے کسی مسلمان کو ننگے سر ہی نماز پڑھنی یا مسجد جا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا پڑ جائے لیکن یہ صرف ناگزیر حالت میں جائز ہوگا عام حالات میں نہیں۔

خدا کے حضور ننگے سر حاضر ہونا گستاخی ہے

تاہم اکثر دیکھا جاتا ہے بعض نوجوان ننگے سر ہی مسجد میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر نماز ادا کرتے ہیں اور بعض دفعہ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ نماز باجماعت شروع ہونے پر بعض نوجوان اپنی جیب سے رومال نکال کر سر پر رکھ لیتے ہیں حالانکہ نہ وہ ایسے غریب ہوتے ہیں کہ ٹوپی یا پگڑی یا کوئی اور معقول چیز سر ڈھانپنے کے لئے نہ لا سکیں اور نہ انہیں سر پر کوئی ایسی تکلیف یا بیماری ہوتی ہے کہ سر ننگا رکھنا ان کے لئے ناگزیر ہو بلکہ محض لاپرواہی سستی یا نماز کی اہمیت اور مسجد کی حرمت سے بے اعتنائی اس کا سبب ہوتی ہے۔

گو یہ ایک حقیقت ہے کہ خلیفۂ وقت کے دربار میں حاضر ہونے کیلئے ضروری ہے کہ خلافت کے مقام اور اس مقدس مجلس کے ماحول کو ملحوظ خاطر رکھا جائے اور ایسے لباس میں پیش ہوا جائے جو کسی لحاظ سے بھی اسلامی روایات اور تعلیم کے خلاف نہ ہو۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ یورپ سے آنیوالے بعض مخلص نوجوان خلیفۂ وقت کی ملاقات کے لئے پیش ہونے کے وقت تو کہیں سے عاریۃً ٹوپی لیکر سر کو ڈھانپ لیتے ہیں لیکن جب مسجد میں نماز کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ننگے سر نماز ادا کر لیتے ہیں یا جیب سے چھوٹا سا رومال نکال کر سر پر لپیٹ لیتے ہیں۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ اگر خلافت کے مقدس اور بلند مقام کو ملحوظ رکھنے کیلئے ٹوپی پہن کر سر ڈھانپنا ضروری ہے تو اللہ تعالیٰ کی بلند و بالا ہستی کے دربار میں پیش ہوتے وقت تو سر کو پُر وقار طور پر ٹوپی یا پگڑی وغیرہ سے ڈھانپنا بدرجہ اولیٰ ضروری سمجھا جانا چاہئے۔

قرآن کریم میں حکم خداوندی

اوّل تو کتاب اللہ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ نماز کیلئے مساجد میں جاتے وقت سر کو پگڑی ٹوپی یا کسی اور مناسب اور معقول کپڑے سے ڈھانپنا اور صاف ستھرے ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ضروری ہے تاہم احادیث میں بھی اس بارے میں سیدنا و مولانا حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح احکامات موجود ہیں جن کی عمداً مخالفت انسان کی نماز کو فاسد بنا دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مساجد کے متعلق واضح ارشاد قرآن کریم میں موجود ہے اس نے فرمایا ہے

خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ (اعراف)

کہ مسجد میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتے وقت اپنی زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو یعنی اس کے سامنے حاضری کیوقت اپنا ظاہر و باطن اور روح و جسم پاک و صاف اور ایسے بنا کر جاؤ کہ آپ ہر طرح خوبصورت حسین اور مزین اور پیارے معلوم ہوں گو تصنع اور ضیاع مال کی حد تک نہیں بلکہ سادگی بھی مدنظر رہے۔

زینت سے مراد سارے جسم کا لباس ہے

ظاہر ہے کہ ایک ننگے سر والا انسان یہ نہیں سمجھ سکتا کہ میں اپنے جسم کی زینت اور خوبصورتی اور تزئین کا حتی الوسع پورا پورا سامان کر کے نماز کیلئے مسجد میں آیا ہوں۔ تمام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں زینت سے مراد لباس ہے اور یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ٹوپی بڑے سائز کا رومال یا کوئی اور پہننے کی چیز نماز کے وقت سر پر ڈالنا یا لپیٹنا ننگے سر رہنے کی نسبت زیادہ خوبصورت زیادہ پیارا زیادہ باوقار اور باعزت لگتا ہے نیز یہ بھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ اس آیت کے پیش نظر حضرت شارع علیہ السلام کبھی مسجد میں ننگے سر نہیں آیا کرتے تھے اور نہ آپ کے صحابہ ایسا کرتے تھے سوائے انکے جو نہایت غریب تھے پس ننگے سر مسجد میں داخل ہونیوالا اور ننگے سر نماز پڑھنے والا شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں نے خدا کے گھر جانے یا خدا کے سامنے حاضری سے پہلے اپنے تمام جسم کی زینت اور حسن ظاہری کا حسب استطاعت پورا پورا خیال کر لیا ہے بلکہ اس کا یہ فعل مذکورہ بالا آیت کی خلاف ورزی اور سنت نبویؐ سے بے اعتنائی اور لاپرواہی کا مظاہرہ ہوگا کیونکہ ایسی صورت میں خذوا زینتکم عند کل مسجد کے ارشاد کی صحیح طور پر تعمیل کرنے سے وہ گریز کر رہا ہوگا۔ یہ الگ بات ہے اور قابل درگذر بھی ہے کہ کوئی شخص بیماری غربت یا کسی اور اشد مجبوری سے ایسا کر رہا ہو۔

حضرت سرور کائنات کا واضح حکم

اس سلسلہ میں حضرت سیدنا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح حکم احادیث میں مندرجہ ذیل الفاظ میں موجود ہے۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأمر بسنتر الرأس فی الصلوٰۃ بالعمامۃ او القلنسوۃ ونھی عن کشف الرأس فی الصلوٰۃ وکان یقول اذا اتیتم المساجد فالتوھا معصبین والعصابۃ ھی العمامۃ

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو نماز کے دوران پگڑی یا ٹوپی پہننے کا حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب تم مسجدوں میں نماز کیلئے آؤ تو سر پر کچھ لپیٹ کر یعنی پگڑی کی طرح کچھ باندھ کر آیا کرو۔

معمولی رومال سے سر ڈھانپنا مکروہ ہے

یاد رہے کہ سر پر کپڑا باندھنے سے مراد ہرگز یہ نہیں کہ محض رومال کی طرح کا کوئی چھوٹا سا کپڑا سر کے گرد لپیٹ لیا جائے اور آنحالیکہ سر کا وسطی حصہ ننگا رہے بلکہ پورے کا پورا سر ڈھانپنا مراد ہے چنانچہ کتاب نور الایضاح میں لکھا ہے

وَیُکْرَہُ لِلْمُصَلِّیْ الاعتجار وَھُوَ شَدُّ الرَّاسِ بالمندیل وترکُ وسطِھا مکشوفاً او مکشوف الرأس

یعنی نماز میں سر کے گرد رومال کا سا کپڑا ایسے طور پر لپیٹ کر باندھ لینا کہ سر کا وسطی حصہ ننگا رہے یا سر کو بالکل ننگا رکھنا دونوں صورتیں نہایت معیوب ہیں۔

پس مندرجہ بالا صریح اور واضح احکامات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر ہمیں یہ ہرگز یہ بے اعتنائی یا جسارت نہیں کرنی چاہئیے کہ ہم نماز کیلئے ننگے سر مسجد میں داخل ہوں کیونکہ نماز کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم یا کسی ایک ارشادِ مبارک کی خلاف ورزی بھی ہماری نماز کو فاسد اور ناقابل قبول بنا دیتی ہے اور کوئی ذی عقل و شعور مسلمان ایسے خسارے اور گھاٹے کا سودا کرنیکی جرأت نہیں کر سکتا۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ارشاد

ننگے سر نماز پڑھنے کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود فرمایا کرتے تھے۔

"ایسی صورت میں ننگے سر نماز پڑھنا غلط ہے جبکہ سر ڈھانپنے کیلئے کوئی ٹوپی یا کپڑا وغیرہ مل سکے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم ننگے سر نماز پڑھتے تھے مگر ان کے پاس سر ڈھانپنے کیلئے کپڑا نہیں ہوتا تھا یعنی یہ مجبوری تھی"

(الفضل ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۶ء)

ہمارے مذہب کا خلاصہ

۶۔ "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبّ لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم "خاتم النبیین و خیر المرسلین" ہیں۔ جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۸)

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام

یا رب صلی علی نبیک دائما
فی ھذہ الدنیا وبعثِ ثانی

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام انشاء اللہ العزیز ۲۲ اپریل تا ۵ مئی ۱۹۸۳ء مرکزی سالانہ تربیتی کلاس کا انعقاد ہو رہا ہے اسکے بارہ میں تاکیدی ارشاد ہے کہ۔

تمام مجالس کی نمائندگی بلا استثناء لازمی ہے۔ قائدین کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ اس ارشاد گرامی کی تعمیل میں اپنی اپنی مجلس کا نمائندہ ضرور اس کلاس میں شمولیت کیلئے بھجوائیں میٹرک کا امتحان دینے والے خدام خصوصاً اور دیگر خدام عموماً مرکز سلسلہ کے اس روحانی پروگرام میں شامل ہوں۔

یہ کلاس خلافت رابعہ کی پہلی کلاس ہونے کے سبب تاریخی اہمیت کی حامل ہے۔ اس لئے امید ہے کہ قائدین کرام اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے اس کلاس میں نمائندگی کیلئے خصوصی کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہوں۔ آمین۔

والسلام

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ کی جماعت کے جملہ احباب شامل بجٹ ہیں؟

ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے سے کوئی احمدی نوجوان محروم نہ رہے

سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا :-

" خدام الاحمدیہ کو میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان کا فرض ہے کہ اس سال وہ کوشش کریں کہ کوئی نوجوان ایسا نہ رہے جس نے تحریک جدید میں حصہ نہ لیا ہو ہر جگہ کے خدام الاحمدیہ ہر فرد کے پاس جائیں اور تسلی کر لیں کہ ایک نوجوان بھی ایسا نہ رہے جس نے تحریک جدید میں حصہ نہیں لیا یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اسی کیلئے وہ خود ہی ہر قسم کے رستے کھولے گا لیکن یہ اسی کی عنایت ہے کہ وہ ہمیں اس کام کا موقع دے رہا ہے پس مبارک ہے وہ شخص جسے خدا تعالیٰ نے ایسے زمانہ میں پیدا کیا جس کی امید لگائے ہوئے بڑے بڑے علماء اور اولیاء اور بزرگ سینکڑوں سال سے انتظار کر رہے تھے "

الفضل ۲۲ر جون ۱۹۵۰ء

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ـــ ربوہ)

اعانت الفضل

مندرجہ ذیل احباب نے اعانت الفضل کی مد میں رقوم ارسال کی ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور انہیں بیش از بیش خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔ (مینیجر الفضل)

تاثیر احمدی صاحب	۱۶۷۵/- روپے
چوہدری جاوید افتخار صاحب	۱۵۳۵/- "
چوہدری عبدالوہاب صاحب مردان از طرف والدین	۲۵۰/- "
منور احمد صاحب قریشی راولپنڈی	۲۵۰/- "
لجنہ اماء اللہ اسلام آباد ۔	۱۳۵/- "
شیخ محمد احمد صاحب کراچی	۱۲۵/- "
چوہدری محمد اسماعیل صاحب ہوتی مردان از طرف قاضی محمد شفیق صاحب (مرحوم)	۱۲۵/- "
ڈاکٹر محمد صادق صاحب مردان	۱۲۵/- "
شیخ طاہر احمد صاحب میئر ابن شیخ نور احمد صاحب میئر ربوہ	"
" " "	۱۲۵/- "
وسیم احمد صاحب بطے علامہ اقبال ٹاؤن لاہور	۱۲۵/- "
صاحبزادہ عبدالبصیر صاحب مردان	۱۲۵/- "
منور احمد صاحب طاہر دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰۰/- "
بیگم صاحبہ شیخ محمد شریف صاحب مرحوم آف کوئٹہ	۱۰۰/- "
رضیہ اسلم صاحبہ راولپنڈی	۷۰/- "
ڈاکٹر بشریٰ قریشی صاحبہ	۷۰/- "
چوہدری محمد احمد صاحب باجوہ	۵۰/- روپے
افتخار احمد صاحب مردان	۵۰/- "
بشریٰ لطیف صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ	۵۰/- "
محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ راولپنڈی	۵۰/- "
قریشی وسیم صاحب راولپنڈی	۵۰/- "

مربیان اطفال کے فرائض

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کا فرمان ہے کہ " بچوں کی ایک الگ شاخ ہونی چاہیئے اور ان کے لئے الگ نگران مقرر ہونے چاہئیں ان بچوں کے نگران نوجوان نہ ہوں بلکہ بڑی عمر کے لوگ ہوں ۔۔۔۔ ان کے فرائض میں یہ امر داخل کیا جائے کہ وہ بچوں کو پنجوقتہ نمازوں میں باقاعدہ لائیں سوال و جواب کے طور پر دینی اور مذہبی مسائل اور اسی طرح کے اور کام ان سے لیں جس کے نتیجہ میں محنت کی عادت سچ کی عادت اور نماز کی عادت ان میں پیدا ہو جائے " (الفضل ۲۲ر اپریل ۱۹۳۸ء)

(ایڈیشنل سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعانت الفضل اور درخواستِ دعا

محترمہ بدرالنساء صاحبہ مغربی جرمنی سے اپنے والد مرحوم سید عبدالکریم صاحب (سابق ڈرائیور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب) کی طرف سے یکصد مارک اعانت الفضل کی مد میں ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں کہ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے والد مرحوم کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور میری والدہ محترمہ کو اپنے فضل سے اپنی اولاد کی خوشیوں سے نوازے ہم سات بہن بھائیوں میں سے صرف دو بہن بھائی شادی شدہ ہیں اور ایک بہن کا نکاح گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہوا ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بدرالنساء صاحبہ کی نیک خواہشات کو پورا کرے انہیں اجر عظیم عطا کرے اور ان کے بچوں کو نیک بابرکت عمر والے اور خادم دین بنائے ۔ آمین

(مینیجر الفضل)

الفضل کی توسیع اشاعت کی مہم

مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم گجرات شہر نے الفضل کی توسیع اشاعت کی مہم میں ادارہ الفضل سے قابل قدر تعاون فرمایا ہے اور ۲۸ خریدار مہیا فرمائے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو بہتر جزاء عطا کرے ۔ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے اور بیش از بیش خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق بخشے دوسرے مربیان کرام سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس میدان میں ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک خواہش کے مطابق اس سال میں ہی الفضل کی اشاعت دس ہزار تک بڑھ جائے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے ۔ آمین

(مینیجر الفضل ـــ ربوہ)

اطفال متوجہ ہوں

اس سہ ماہی کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان " ابن رشد " مقرر کیا گیا ۔ ابن رشد کو اپنے ایک ہم سبق ساتھی ابن الطفیل جیسے دربار میں رسائی حاصل تھی کی مدد سے یوسف بن عبدالمومن کے دربار میں پذیرائی حاصل ہوئی چنانچہ آپ کے علمی فضل و کمال کی وجہ سے ۵۶۵ھ میں آپ کو اشبیلیہ کا قاضی مقرر کر دیا گیا ۔ ۵۷۸ھ میں ابن الطفیل کی وفات کے بعد یوسف بن عبدالمومن نے آپ کو مراکش بلا لیا اور دربار کا طبیب خاص مقرر کیا پھر اسی سال قاضی قرطبہ محمد بن مغیث کی وفات کے بعد آپ کو قاضی القضاۃ مقرر کر دیا گیا ۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۔ لاہور)

درخواست ہائے دعا

● خاکسار کے چچا محترم مسعود احمد صاحب آف کھیوڑہ کچھ دنوں سے بعارضہ قلب صاحب فراش ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفایابی عطا فرمائے اور ہماری پریشانیاں دور کرے ۔

(خالد محمود ۔ اسلام آباد ۔ گوجرانوالہ)

● خاکسار کی والدہ محترمہ بعارضہ قلب بیمار ہیں اور ان دنوں وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں زیر علاج ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے ۔

(محمد غضنفر چٹھہ انسپکٹر بیت المال ضلع گوجرانوالہ)

● خاکسار کے چچازاد بھائی منصور احمد ایک مقدمہ میں ملوث کر دئے گئے ہیں ۔ ان کے والدین بیمار ہیں اور بیوی بچے بہت پریشان ہیں اپیل کی جا رہی ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں باعزت طور پر بری کرے ۔ آمین

(بشیر احمد شیخ واہ ۔ زعیم انصار اللہ دنیا پور ضلع ملتان)

● خاکسار کا لڑکا عزیزم عبدالشکور خاں نیشنل انجینئرنگ کالج فیصل آباد کے آخری سال میں ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُسے نمایاں کامیابی عطا کرے ۔ آمین

(عبدالرحمان خاں ایجنٹ الفضل ۔ کوئٹہ)

● میرے بیٹے عزیزم محمد نصر اللہ خاں نے ایم بی بی ایس کے امتحان میں اپنے کالج میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کے لئے یہ کامیابی مبارک اور آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے ۔ آمین

(محمد عبداللہ زعیم انصار اللہ ڈسکہ ۔ کلاں)

مالی قربانی کا کم سے کم معیار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء (سپین) میں فرماتے ہیں ۔

" جب تک ایک موقعہ دے کر ہم اپنے بھائیوں کو ساتھ نہ ملا لیں ، ایک آرڈر نہ پیدا ہو جائے نظام کے اندر ، سارے دوست دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ مالی قربانیوں میں کم سے کم معیار پر پورے نہ اتر آئیں ۔ اگر ہم آگے بڑھیں گے تو چند وہی لوگ جو سابقون الاولون ہیں وہی قربانیوں کا بوجھ اٹھاتے چلے جائینگے اور لوگوں کو پتہ بھی نہیں لگے گا کہ چند آدمی ہیں ساری جماعت میں ۔ "

کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا فرمائیں ۔ خدا تعالیٰ آپ کے اموال میں بے حد برکت دیگا ۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد بنی نوع انسان کو اُمّتِ واحدہ بنانا ہے ۔

وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۲۲۰

میں محمد داؤد منیر ولد محمد اسماعیل صاحب منیر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ "فی الحال جائیداد کوئی نہیں"
اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۵ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں اور مبلغ نل روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ محمد داؤد منیر ابن مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر کوارٹر تحریک جدید۔ ربوہ۔
گواہ شد ۱۔ محمد الیاس منیر وصیت نمبر ۲۲۵۴۹ برادر موصی
گواہ شد ۲۔ محمد سعید انصاری صدر حلقہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۲۵۲۲۱

میں نصرت داؤد زوجہ محمد داؤد منیر صاحب قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے
۱۔ سیٹ طلائی ایک عدد ہار بندے انگوٹھی وزنی ۳ تولہ ۸ ماشہ مالیتی -/۶۴۱۸ روپے۔ ۲۔ ٹاپس طلائی دو عدد وزنی ۶ ماشہ مالیتی -/۷۶۸ روپے۔ ۳۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی ۴ ماشہ (۴) لاکٹ طلائی ایک عدد وزنی ایک تولہ ۵۔ انگوٹھی طلائی ایک عدد وزنی ۴ ماشہ مالیتی -/۵۸۴ روپے (۶) کڑے طلائی دو عدد وزنی ۲ تولہ ۲ ماشہ مالیتی -/۳،۹۲ روپے ۷۔ حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپے۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ نصرت داؤد زوجہ محمد داؤد منیر کوارٹر تحریک جدید۔ ربوہ۔
گواہ شد ۱۔ محمد الیاس منیر وصیت نمبر ۲۲۵۴۹
گواہ شد ۲۔ محمد سعید انصاری صدر حلقہ تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۲۲۲

میں حفیظ بیگم صاحبہ بنت چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ مہار پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوہلہ مہاراں پی او چندر کے جٹاں بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔
۱۔ زرعی اراضی نو ایکڑ واقع موضع چوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ مالیتی -/۴۵،۰۰۰ روپے
مبلغ -/۲۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ عبدالغفار بقلم خود محکمہ ریلوے برانچ دفتر ۲ پی او چاہ میراں ضلع لاہور۔
گواہ شد ۱۔ وزیر محمد والد موصی۔
گواہ شد ۲۔ مرزا محمد یعقوب صدر جماعت احمدیہ چک ۲۷ ضلع اوکاڑہ

مسل نمبر ۲۵۲۲۸

میں محمد یوسف ولد مشتاق احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۸ بیعت ۱۹۶۲ء ساکن چک ۲۱۴/ج تحصیل وضلع وہاڑی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔
۱۔ ایک مکان تقریباً ۵ مرلہ زمین پر کچا گاؤں ۲۱۴/ج تحصیل وضلع وہاڑی میں سرکاری زمین پر بنا ہوا ہے اس مکان کی اندازاً قیمت -/۴۰۰۰ چار ہزار روپے یہ زمین گورنمنٹ کی طرف سے مجھے ابھی تک الاٹ نہیں ہوئی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۶۴ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں اور مبلغ نل روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ محمد یوسف پمپ فیٹر چک ۲۱۴/ج تحصیل وضلع وہاڑی۔
گواہ شد ۱۔ عبدالسمیع ارشد صدر جماعت احمدیہ اوکاڑہ چھاؤنی ۲۷/ج سول ایریا اوکاڑہ چھاؤنی۔
گواہ شد ۲۔ محمد انور ہاشمی سینئر سی انسپکٹر اوکاڑہ چھاؤنی وصیت نمبر ۲۴۷۵۹۔

مسل نمبر ۲۵۲۲۹

میں عفت یاسمین زوجہ ارشد علی صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۱۳ رحمت عزیز ربوہ حال ۳۲ محمدی پارک راجگڑھ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔
۱۔ حق مہر دس ہزار روپے (۱۰) زیور طلائی چوڑیاں، بالیاں کانٹے ہار۔ انگوٹھی ۳ عدد لاکٹ ایک عدد ۲۲ قراط وزنی یکصد گرام اندازاً قیمت -/۱۷،۰۰۰ روپے (۲) زیور نقرئی سیٹ (کانٹے ہار انگوٹھی) ایک عدد وزنی ۲۵ گرام مالیتی یکصد روپے
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ عفت یاسمین ۵/۱۳ دارالرحمت غربی حال ۳۲ محمدی پارک راجگڑھ لاہور۔
گواہ شد ۱۔ چوہدری ارشد علی خاوند موصیہ وصیت نمبر ۲۰۷۶۵
گواہ شد ۲۔ صلاح الدین وصیت نمبر ۴۸۸۹ ۱۸۷/۱۱ رحیم پارک ملتان روڈ۔ لاہور۔

خط وکتابت کرتے
وقت چٹ نمبر کا
حوالہ ضرور دیئے (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی محمد دین صاحب انتہائی درویش صفت اور بے نفس وجود تھے

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے حضرت مولوی محمد دین صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت

ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحبت یافتہ بزرگ حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیم مبلغ اور نہایت مخلص انسان تھے۔ آپ نے اپنی تمام عمر جماعت کی خدمت میں گزاری اور آخری وقت تک جماعت کے اہم عہدے صدر انجمن احمدیہ پر فائز رہے۔ حضرت مولوی محمد دین صاحب انتہائی بے نفس اور درویش صفت وجود تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابرکت صحبت نصیب ہوئی اور مرحوم اپنی زندگی کے آخری سانس تک بڑی وفاداری سے خدمات دین بجالاتے رہے۔

حضرت مولوی صاحب ۴ دسمبر ۱۸۸۱ء کو پیدا ہوئے اور ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی سعادت نصیب ہوئی بیعت کے بعد آپ نے اپنے آبائی شہر لاہور کو خیرباد کہہ کر مستقل طور پر قادیان میں رہائش اختیار کی۔ ۱۹۰۷ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احباب جماعت کو اپنی زندگیاں وقف کرنے کا ارشاد فرمایا تو آپ نے فوراً لبیک کہہ کر اپنی زندگی خدمت اسلام کیلئے وقف کر دی۔ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۱ء تک تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر کے فرائض سرانجام دیئے۔ ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۶ء تک آپ سرزمین امریکہ میں تبلیغ اسلام کی خدمات بجالاتے رہے اس عرصہ میں آپ نے سفر کی صعوبتوں کو برداشت کر کے سرزمین کفر میں خدائے واحد کا نام بلند کیا آپ کے دور میں خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے آپ کے مشن کو بہت ترقی دی اور آپ ہی کے ذریعہ سے کئی کفر پرست حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم کو امریکہ سے کامیاب مراجعت پر ۱۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو لجنہ مرکزیہ کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا اور آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کی روایت کے مطابق مولوی صاحب مرحوم نے لجنہ کی طرف سے پیش کئے جانے والے اس ایڈریس کے جواب میں لڑکیوں کے سکول کا نام نصرت گرلز سکول تجویز کیا جو کہ پہلے مدرسۃ البنات کہلاتا تھا۔ حضرت مصلح موعود نے آپ کی اس تجویز کو پسند فرمایا اور اس وقت سے اس کا نام نصرت گرلز سکول ہے

آپ نے ۱۹۴۲ء سے ۱۹۴۷ء تک نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں ہیڈ ماسٹر اور مینیجر کے عہدے پر مامور رہے پھر قیام پاکستان کے بعد ایک لمبا عرصہ ناظر تعلیم کے طور پر خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔

غرضیکہ حضرت مولوی صاحب مرحوم نے اپنا عہد وقف اور عہد وفا تا دم آخر احسن طور پر نبھایا

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مولوی صاحب مرحوم کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور آپ کے خاندان اور اعزہ و اقارب کو ان کی خوبیوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

(شریک غم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اعلان

برائے ملاقات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا طریق یہ ہے کہ پہلے براہ راست یا پرائیویٹ سیکرٹری کو لکھ کر وقت مقرر کروانا چاہیئے۔ یہی مروجہ طریق چلا آرہا ہے۔ سوائے اس کے کہ استثنائی طور پر کسی کو فوری کام کے سلسلہ میں ملنا پڑے۔ اس طریق کی پابندی کرنی چاہیئے۔ لیکن کچھ عرصہ سے یہ نامناسب رجحان بڑھتا جارہا ہے کہ بغیر اطلاع کے احباب آجاتے ہیں اور پھر اصرار یہ ہوتا ہے کہ ہم نے واپس جانا ہے اس لئے ابھی یا آج ہی ملاقات ضرور کروائی جائے حالانکہ استثنائی صورتوں کے سوا اس طریق پر عمل ممکن ہی نہیں۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ مقررہ طریق کو ملحوظ رکھیں اور ملاقات کے لئے پیشگی اجازت حاصل کر کے تشریف لائیں

(پرائیویٹ سیکرٹری)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کیمطابق الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (مینیجر)

بقیہ :۔ مصروفیات حضور ایدہ اللہ تعالیٰ

شامل تھے اس کے علاوہ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ چک ۹۶ خدام چک ۱۲۱ ج ب جریح۔ احباب جماعت شیخوپورہ، مبلغین انڈونیشیا، ایک جاپانی دوست اور لاہور کے احباب کے ایک گروپ نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اس کے علاوہ نمائندگان مجلس مشاورت نے بھی ان ایام میں ملاقاتیں کیں۔ چنانچہ اسلام آباد خواتین نمائندگان متفرق اضلاع و کراچی نے ملاقات کی۔ مجلس مشاورت ختم ہونے کے بعد ۴ اپریل کو حیدرآباد، لاڑکانہ، کوئٹہ، آزاد کشمیر مردان، سکھر، سیالکوٹ، لاہور، بہاولنگر، رحیم یار خاں، جہلم، سرگودھا، تھرپارکر، ساہیوال کوہاٹ، اور ڈیرہ اسماعیل خاں سے آئے ہوئے احباب نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام عظام کو صحت و تندرستی سے رکھے دن رات بھرپور کام کرتے چلے جانے کی توفیق دے اور آپ کی قیادت میں ہمیں اپنی زندگیوں میں اسلام کی فتح کا دن دکھائے۔ آمین۔

لجنات اور مجالس ناصرات توجہ کریں

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے رسالہ "خالد" اور رسالہ "تشحیذ الاذہان" کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح نمبر شائع کئے ہیں۔ رسالہ خالد کے اس خاص نمبر کی قیمت بارہ روپے اور تشحیذ کے نمبر کی قیمت چھ روپے ہے۔ یہ ایک تاریخی دستاویز ہوگی۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ بہنوں میں تحریک کریں کہ وہ "خالد" رسالہ کا یہ خاص نمبر خریدیں اور اپنے بچوں کے لئے "تشحیذ الاذہان" کا یہ خاص نمبر ضرور خریدیں۔ دونوں رسالے خصوصاً "خالد" رسالہ نہایت اعلیٰ معلومات اور تصاویر پر مشتمل ہے ان رسالوں کو منگوا کر اپنے گھروں میں محفوظ رکھیں تاکہ وہ اور ان کے بچے پڑھیں اور آئندہ نسل کیلئے بھی فائدہ مند ثابت ہوں۔

دفتر صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

سرائے فضل عمر تحریک جدید

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کا دفتر احاطہ صدر انجمن سے تبدیل ہو کر تحریک جدید میں آگیا ہے۔

اب یہ دفتر سرائے فضل عمر تحریک جدید انجمن احمدیہ میں کام کرتا ہے فون نمبر ۶۶۳ ہے

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ۔ ربوہ)

گرمیوں میں گرم کپڑوں کو صاف کروا کر رکھیں تاکہ کیڑہ لگنے سے محفوظ رہیں۔
کپڑوں کی ڈرائی کلیننگ۔ رفو اور رنگائی بہترین کی جاتی ہے:
گیٹ سمارٹ ڈرائی کلینرز
مال روڈ۔ راولپنڈی صدر

"سرمہ نور" والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور امراض کیلئے
بے نظیر تحفہ
نرخنامہ :۔ چھوٹی شیشی ۲/۵۰ بڑی شیشی ۵/
شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰
درجن ۲۲/۵۰ - گرس ۲۵۲/ بونس علاوہ
تفصیلات کیلئے کیورٹیو ویٹرنری گائیڈ مفت
کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کچہری روڈ ربوہ فون ۶۰۶۰۷
کیورٹیو ویٹرنری سنٹر :۔
شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار فیصل آباد